بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L.5254

فون نمبر ۲۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۹/۱۴ ۱۸ احسان ۱۳۳۹ ھش ۱۸ جون ۱۹۶۰ء نمبر ۱۳۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۷ جون بوقت دس بجے قبل دوپہر

کل دن بھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ البتہ کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ رات نیند اچھی آگئی

احباب ان ایام میں خصوصیت کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

آسٹریا کے صدر اور وی آنا کے میئر کی خدمت میں جرمن ترجمۃ القرآن کا تحفہ

مبلغ سوئٹزرلینڈ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کا آسٹرین یونیورسٹی میں کامیاب لیکچر

آسٹریا کا تبلیغی دورہ۔ ایک آسٹرین باشندے کا قبول اسلام

وی آنا (بذریعہ تار) مبلغ سوئٹزرلینڈ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب جو آجکل آسٹریا کے تبلیغی دورہ پر زیورچ سے وی آنا گئے ہوئے ہیں بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۴ جون ۱۹۶۰ء کو آپ نے آسٹریا کے صدر ڈاکٹر اڈولف شیرف Dr Adolf Scharf سے ملاقات کی۔ اور ان کی خدمت میں جرمن ترجمۃ القرآن کا ایک نسخہ بطور تحفہ پیش کیا۔ جسے انہوں نے بخوشی قبول کرتے ہوئے سوئٹزرلینڈ کے احمدیہ مشن اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ اس سے ایک روز قبل یعنی ۱۳ جون ۱۹۶۰ء کو آپ وی آنا کارپوریشن کے میئر ہرفرانز جوناس (Herr Franz Jonas) سے ملاقی ہوئے اور انہیں بھی جرمن ترجمۃ القرآن کا ایک نسخہ تحفہ کے طور پر پیش کیا۔ علاوہ ازیں وہاں کی یونیورسٹی میں اسلام پر آپ کا ایک لیکچر ہوا۔ جو بفضلہ تعالیٰ بہت کامیاب رہا۔ اس تبلیغی دورے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک آسٹرین باشندے نے اسلام قبول کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب کا عزم گھانا

احباب ریلوے سٹیشن پہنچکر آپکو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں

ربوہ ۱۷ جون۔ گھانا مغربی افریقہ کے مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب مسلسل آٹھ سال تک ربوہ میں علم دین حاصل کرنے کے بعد اپنے وطن واپس تشریف لے جانے کی غرض سے مورخہ ۱۸ جون بروز ہفتہ چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ مقامی احباب ریلوے سٹیشن پر پہنچکر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں اور نیک تمناؤں کے ساتھ رخصت کریں۔ آپ کراچی سے ۲۸ جون کو بذریعہ ہوائی جہاز عازم گھانا ہونگے احباب سے آپ کے بخیریت منزل مقصود تک پہونچنے کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

بھارتی سرحد پر دس ڈویژن چینی فوج پہنچ گئی

چین لداخ کے علاقہ میں مزید ہوائی اڈے بھی تعمیر کر رہا ہے

کلکتہ ۱۷ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ چین اور بھارت کی مشترک سرحد خاص طور پر لداخ کے علاقے میں چینیوں کی فوجی سرگرمی بڑھ گئی ہے۔ ان اطلاعات کے مطابق چینی فوج کے دس ڈویژن بھارتی سرحد پر متعین ہیں۔ ان میں سے دو ڈویژن لداخ میں ہیں۔ چین کے ایک ڈویژن میں ساڑھے پندرہ ہزار جوان ہوتے ہیں۔ اطلاع ملی ہے کہ چین کی ساری فوج ایک سو ڈویژنوں پر مشتمل ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق چینیوں نے لداخ کے علاقے میں مزید ہوائی اڈوں کی تعمیر کا فیصلہ کر لیا ہے۔ پتہ چلا ہے کہ لداخ کے جس حصہ پر چینیوں کا قبضہ ہے وہاں وہ مزید فوج بعض اسلحہ اور گولہ بارود بھی لے آئے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے سرحد پر دیکھ بھال کرنے کی چوکیاں بھی قائم کر لی ہیں۔ باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق لداخ کے حالات بگڑ جانے کا امکان ہے

مغربی پاکستان کا بجٹ تیار ہو گیا

لاہور ۱۷ جون۔ گورنر مغربی پاکستان کی مشاورتی کونسل نے صوبائی بجٹ کو آخری شکل دے دی ہے۔ کونسل میں ملک امیر محمد خان گورنر نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے صوبے کے بارانی علاقوں بالخصوص کوئٹہ اور قلات ڈویژنوں اور سابق صوبہ سرحد کے مختلف مقامات میں چھوٹے چھوٹے بندوں کی تعمیر کے لئے ایک خاص ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ بند کم لاگت کے اصول پر تیار کئے جائیں گے۔ تاکہ صوبہ کی زرعی حالت کی اصلاح کی جا سکے۔

کمیونسٹوں سے پُرامن بات چیت کا دروازہ کھلا رہنا چاہیئے۔ آئزن ہاور

منیلا ۱۷ جون۔ صدر آئزن ہاور نے کہا ہے کہ آزاد دنیا کو کمیونسٹوں سے پُرامن بات چیت کا دروازہ کھلا رکھنا چاہیئے۔ البتہ ان کے جارحانہ اقدامات اور ان کی دھمکیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنی فوجی اور اقتصادی طاقت بڑھاتے رہنا چاہیئے۔ صدر آئزن ہاور ایک دعوت میں تقریر کر رہے تھے۔ جو خلیج منیلا کے ایک ساحلی مقام پر ان کے اعزاز میں دی گئی تھی۔ آپ نے کہا اسلحہ کی دوڑ ہر حالت میں ختم ہونی چاہیئے۔ آپ نے کہا اگر صبر اور مستقل مزاجی سے کام لیا جائے۔ اور اس سلسلہ میں روسی لیڈروں سے مناسب طریقے پر بات چیت کی جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ کسی دوسرے کی اطاعت قبول کرنے پر مجبور کئے بغیر اسلحہ کی دوڑ ختم کرنے کا مسئلہ حل نہ ہو یا ایٹمی اسلحہ کے کنٹرول کے بارے میں کوئی مفاہمت نہ ہو۔

تبت میں بھارتی یاتریوں کی حفاظت ممکن نہیں

نئی دہلی ۱۷ جون۔ چینی حکام نے بھارتی قونصل جنرل مقیم لاسہ کو مطلع کیا ہے۔ کہ وہ آئندہ مغربی تبت میں ہندو تیرتھوں کی یاترا کرنے والے بھارتیوں کی حفاظت کی ضمانت نہیں دے سکتے۔ چینیوں نے بھارتی قونصل خانے کے حکام سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ تبت میں پوتر استھانوں پر آنے والے یاتریوں کو روکیں۔

درخواست دعا

محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم کی علالت تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ چند دنوں سے غذا بھی اندر نہیں جا رہی۔ اور کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ جون ۱۹۶۰ء

اسلامی اخلاق

ذیل کا تراشہ تسنیم مورخہ ۱۲ کے صفحہ ۲ سے مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کے درس قرآن سے لیا گیا ہے

"اور جب ہم نے سابق انبیاء سے میثاق لیا۔ اور تم سے۔ نوح سے۔ ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے اور ان سے بڑا گہرا عہد لیا تاکہ خدا کے لوگوں سے ان کی سچائی کے بارے میں سوال کرے اور کافروں کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سلسلہ کلام سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوتی ہے کہ اس جگہ عہد سے مراد کونسا عہد ہے اور حق تعالیٰ نے خدا کے احکام پر ثابت قدم رہنے اور کفار و مشرکین کے کہے پر نہ چلنے کا حکم فرمایا۔ اسی حکم کو تازہ کرنے کے لئے یہاں اس پابندیٔ عہد کا بیان فرمایا جو تمام انبیاء اور ان کی امتوں سے لیا گیا تھا۔ اور جس میں نبی آخرالزماں بھی واضح طور پر شامل ہیں۔۔

قادیانی کہتے ہیں کہ یہ عہد احکام کی پابندی کا عہد نہ تھا بلکہ نبوت اور رسالت کا عہد تھا۔ اور مقصود یہ تھا کہ حضور کے بعد جو جو نبی آئے اس پر ایمان لایا جائے اس سے مرزا صاحب کی نبوت کا مسئلہ تو کسی حد تک حل ہو جاتا ہے۔ مگر خدا کے متعلق قرآن پڑھنے والے کے دل میں اس سے کچھ اچھی رائے قائم نہیں ہوتی۔ جب وہ دیکھتا ہے کہ ایک طرح کے بیان کو ختم کئے بغیر درمیان میں نبوت کا مسئلہ چھیڑ گیا تو وہ خیال کرنے لگتا ہے کہ خدا کو کلام میں ربط قائم رکھنے کا ڈھنگ بھی نہیں آتا۔

بجائے اسکے اگر عہد سے مراد پابندی احکام کا عہد ہو تو معاملہ بالکل صاف ہے اور قرآن میں پابندی احکام کے عہد کا بہت جگہ بیان ہے۔

سورۂ مائدہ میں ہے۔ سورۂ اعراف میں ہے۔ سورہ بقرہ میں ہے۔ آل عمران میں دو جگہ پر ہے ـــــ سورۂ شوریٰ میں بالکل اسی طرح تمام انبیاء سے دین اور وصیت کا بیان ہے کہ:۔

تم دین کو قائم کرنا اور اس میں تفرقہ نہ پیدا کرنا۔ سوال یہ ہے کہ یہاں کونسا عہد مراد ہے۔ آپ پورے قرآن کو دیکھ جائیے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف پابندی احکام کا میثاق لیا گیا ہے۔ بعد والے نبی کا عہد و میثاق کہیں نہیں لیا گیا

اصل مسئلہ کے متعلق ہم بعد میں کچھ عرض کریں گے۔ پہلے ہم کچھ اسلامی اخلاق کے متعلق عرض کرنا چاہتے ہیں۔ مودودی صاحب کے متعلق بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ آپ بڑے عالم و فاضل ہیں۔ ہمیں اس کی تردید کرنے کی ضرورت نہیں تاہم اتنا ضرور عرض کرتے ہیں کہ علم دین سے اگر اتنی ہی مراد ہے کہ آدمی عربی زبان کا ماہر ہو۔ قرآن کریم کی لغت اور تفاسیر پر عبور رکھتا ہو احادیث کے علم میں طاق اور فقہ کے چاروں مکاتب سے واقفیت رکھتا ہو۔ اور اردو عبارت لکھ سکتا ہو تو ایسے شخص کو ہم بے شک ایک عالم کہہ سکتے ہیں مگر ضروری نہیں کہ وہ ایک مسلمان عالم بھی ہو۔ کیونکہ جن علوم کا ہم نے ذکر کیا ہے ان میں ایک غیر مسلم بھی کمال حاصل کر سکتا ہے۔ چنانچہ تاریخ میں اور آجکل مغربی مستشرقین میں ایسے لوگ موجود ہیں جنہوں نے اسلام کے ان علوم میں بڑی بڑی تحقیقات کی ہیں عربی لغت اور عربی زبان میں خاصہ ملکہ ان کو حاصل رہا ہے۔ اسلئے اس معنی میں عالم دین ہونا ایک مسلمان کے لئے کوئی اتنی قابل فخر بات نہیں ہے کیونکہ یہ ایسا فخر ہے جس کو غیر مسلم بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ چنانچہ جرجی زیدان جو ایک مصری عیسائی مصنف ہے اس نے عربی میں ایسی تصنیفات کی ہیں کہ اسلامی لٹریچر میں انکو ایک خاص مقام حاصل ہو چکا ہے۔ مگر ہم اسکو مسلمان عالم دین تسلیم نہیں کر سکتے کیونکہ وہ اسلامی اخلاق اور قرآنی ہدایات پر عامل نہیں ہے ظاہر ہے کہ ایک مسلمان عالم دین وہی ہو سکتا ہے جو قرآن کریم کے اخلاق اور ہدایت پر کاربند ہو اور اپنے کردار میں وہ شان پیدا کرنے کی کوشش کرے جو ایک مسلمان عالم باعمل میں ہونی چاہیئے۔

اس تمہید کے بعد ہم صاف لفظوں میں کہنا چاہتے ہیں کہ مودودی صاحب ان معنی میں عالم دین ہوں تو ہوں۔ جن معنی میں ایک غیر مسلم بھی ہو سکتا ہے لیکن حاشا وکلا وہ ایک مسلمان عالم دین نہیں ہیں۔ کیونکہ ہمارے بار بار توجہ دلانے پر بھی وہ قرآن کریم کے ایک ادنیٰ سے حکم پر بھی عمل نہیں کر سکے۔ اور وہ حکم ہے تنابز بالالقاب کے متعلق۔ قرآن مجید میں تنابز بالالقاب کی سخت مذمت کی گئی ہے۔ تنابز بالالقاب کہتے ہیں دوسروں کو ایسے نام دے کر پکارنا جن کو مخاطب برا سمجھتا ہو۔ ہم نے مولانا اور مولانا کے شاگردان رشید کو ایک بار نہیں بلکہ بیسیوں بار بارہ تیرہ برس سے یہ سمجھاتے آئے ہیں کہ "قادیانی" وہ ہوتا ہے جو قادیان کا رہنے والا ہو خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان یا سکھ اس میں کوئی تفریق نہیں چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام قادیانی تھے اور جو احمدی قادیان میں رہتے ہیں وہ قادیانی ہیں۔ لیکن ہماری جماعت کا نام جماعت احمدیہ ہے اور جو شخص خواہ کہیں کا رہنے والا ہو "احمدی" کہلاتا ہے اور احمدی کہلانا پسند کرتا ہے۔ اور قادیانی جماعت کا رکن یا قادیانی کہلانا پسند نہیں کرتا۔ لیکن مولانا مودودی ضد اور اصرار سے جماعت احمدیہ کو "قادیانی" کہتے اور لکھتے ہیں بلکہ ایک دفعہ آپ نے "ترجمان القرآن" میں عذر گناہ بدتر از گناہ کے طور پر اپنے اس فقدان اخلاق کی وجوہات بھی بڑے زور شور سے بیان کی تھیں۔

ہم نے نہ صرف براہ راست آپ کو اس قرآنی اخلاق کی طرف توجہ دلائی ہے بلکہ آپ کی غیرت کو ابھارنے کے لئے تنبیہ کے طور پر بھی ایک آدھ دفعہ آپ کی سابقہ جماعت کے افراد کو "مودودیئے" لکھا ہے مگر آپ کو پھر بھی عبرت حاصل نہیں ہوئی چنانچہ مندرجہ بالا عبارت میں بھی آپ نے ہمارے لئے "قادیانی" ہی کا لقب استعمال کیا ہے۔

مودودی صاحب کی ان اخلاقی لغزشوں کے متعلق صرف ہم ہی شاکی نہیں ہیں بلکہ وہ لوگ بھی شاکی ہیں جو کسی نہ کسی طرح آپ کو بڑا عالم دین سمجھتے ہیں۔ چنانچہ الفضل کی اسی اشاعت میں ہم ہفت روزہ "چٹان" سے ایک تراشہ نقل کر رہے ہیں۔ جو آپ ہی کی توجیہ کرتا ہے۔ ہم آپ کی اردو "عبارت آرائی" کی قابلیت کو مانتے ہیں اور اسکی شہادت میں ہم بعض علماء اور چوہدری محمد علی سابق وزیر اعظم کے جوابات پیش کر سکتے ہیں تاہم اسلام عبارت آرائی کا نام نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ ہم نے اوپر واضح کیا ہے عربی دانی احادیث کا علم اور فقہ میں ید طولیٰ بھی ایک مسلمان عالم دین کے لئے کوئی افتخار کی بات نہیں بلکہ ایک مسلمان عالم دین کی خوبی اس کا اسلامی اخلاق کے لباس سے مزین ہوتا ہے۔ اگر یہ نہیں تو "بر دکتبے چند" کا معاملہ ہے اور جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے

مثل الذین حملوا التورات
ثم لم یحملوھا کمثل الحمار
یحمل اسفارا ط
(سورہ جمعہ آیہ ۶)

اس کے بعد ہم مختصراً مولانا کے اعتراض کو لیں گے جو آپ نے محولا بالا عبارت میں فرمایا ہے۔

ـــــ (باقی) ـــــ

جو فرماتے ہیں فرمانے دو

گالیاں نازہیں ہونٹوں سے مجھے کھانے دو
حُسن کی کلیاں چٹکتی ہیں چٹک جانے دو

وہ پسِ پُشت بُرا کہتے ہیں مجھ کو تو کہیں
کوئی مت روکے جو فرماتے ہیں فرمانے دو

بعض اوقات سفاہت ہے سفاہت کا جواب
پر شرافت کا تقاضا ہے۔ نہیں۔ جانے دو

آنکھ سے آنکھ ملے یا نہ ملے پردہ اُٹھے
ماہِ تاباں کی شعاعیں تو ادھر آنے دو

شیخ صاحب کو تو سمجھانے کی لت ہی تنویرؔ
کوئی سمجھے کہ نہ سمجھے اُسے سمجھانے دو

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۲ جون سنہ ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

—— سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۱۶ جون ——

نوٹ :۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ملفوظات فرمودہ ۲۲ جون سنہ ۱۹۴۴ء کی پہلی قسط الفضل مورخہ ۱۶ جون سنہ ۱۹۶۰ء کے صفحہ ۳ پر شائع ہو چکی ہے۔ اس کے آخر میں ایک فقرہ زائد درج ہو گیا ہے۔ مضمون کے تسلسل کو قائم رکھنے کے لئے اسی فقرہ سے دوسری قسط شروع کی جاتی ہے :۔

پس توفنی مسلماً و الحقنی بالصالحین کی دعا میں امت محمدیہ کو یہ سبق دیا گیا ہے۔ کہ تمہیں یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ

خدا تعالےٰ کے قرب کی راہیں

بے انتہا ہیں تم نچلے درجہ پر ہی تسلی نہ پا جاؤ بلکہ کوشش کیا کرو کہ تمہیں اور زیادہ اعلےٰ مقام حاصل ہو دنیا میں اگر تمہیں دس روپے تنخواہ ملتی ہے۔ تو تم کوشش کرتے ہو کہ تمہیں بیس روپے تنخواہ ملنے لگ جائے۔ بیس روپے تنخواہ ملتی ہے تو تم کوشش کرتے ہو کہ تمہیں ۲۵ روپے تنخواہ ملنے لگ جائے جسے ایک سو روپیہ تنخواہ ملتی ہے۔ وہ دو سو روپے تنخواہ حاصل کرنے کی جدوجہد کرتا ہے اور جسے ہزار روپیہ تنخواہ ملتی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اسے دو ہزار روپے ملنے لگ جائیں۔ جب دنیا میں ہر انسان مزید

ترقیات کے حصول

کی جدوجہد کرتا رہتا ہے۔ تو تم خدا تعالےٰ کے بعض فضلوں پر کیوں تسلی پا جاتے ہو تمہیں تو کوشش کرنی چاہیئے کہ اور زیادہ فضل حاصل ہوں۔ اور جب وہ فضل تمہارے شامل حال ہو جائیں تو تم کوشش کرو کہ تمہیں اس سے بھی زیادہ انعام اور برکات حاصل ہوں۔ پس توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین میں انہی غیر محدود مدارج کے حصول کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اسلام کسی محدود چیز یا محدود مقام کا نام نہیں بلکہ اسلام اپنے مدارج کے لحاظ سے غیر معمولی وسعت رکھتا ہے۔ پس تم ہمیشہ یہ دعا کیا کرو کہ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین۔ خدایا میں صرف اسی اسلام پر قانع نہیں رہنا چاہتا جو اب مجھے حاصل ہے۔ بلکہ اس سے اوپر کا اسلام مجھے عطا فرما۔ اور جب اس مقام پر پہنچ جائے تو وہ پھر دعا کرے کہ الٰہی یہ مقام تو مجھے حاصل ہو گیا اب تو مجھے اس سے اوپر کا مقام عطا فرما

اس طرح وہ مدارج پر مدارج اور مقام پر مقام حاصل کرتا چلا جائے اور کبھی بھی کسی مقام کو آخری مقام سمجھ کر اس پر ٹھہر نہ جائے

یہی اصل ایمان ہے

کہ انسان ایمان کے کسی درجہ پر تسلّی نہیں پاتا بلکہ ہر وقت اس بات کا حریص اور خواہشمند ہوتا ہے کہ اسے اس سے بھی اوپر کا مقام حاصل ہو پس توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین میں دو باتیں بیان کی گئی ہیں۔

اوّل یہ کہ کبھی بھی اپنے اسلام کو کافی سمجھ کر اس پر ٹھہر نہ جاؤ۔ دوسرے ہمیشہ یہ دعا مانگتے رہو کہ تمہیں اوپر کا مقام حاصل ہو اور جب وہ حاصل ہو جائے تو اس سے اوپر جو مقام ہو اس کے حصول کے لئے دعا کرو۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ دوزخ سے سب سے آخر میں جو شخص نکلے گا وہ دوزخ کی آگ میں جل جل کر کوئلہ کی طرح بن چکا ہوگا۔ خدا اس پر اپنی رحمت کا پانی چھڑکے گا اور جس طرح خشک زمین پر جب رحمت کا چھینٹا پڑتا ہے تو اس میں سے روئیدگی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اس کے اندر خدا تعالیٰ کی رحمت کے پانی سے زندگی کے آثار پیدا ہوں گے اور خدا اس سے کہے گا اے میرے بندے تو مجھ سے مانگ جو کچھ مانگنا چاہتا ہے۔ وہ کہے گا خدایا اس سے بڑی نعمت تیری اور کیا ہو سکتی ہے کہ تو نے دوزخ میں سے مجھے نکال لیا۔ اس سے زیادہ میں تجھ سے کچھ نہیں مانگتا۔ جب اس پر کچھ عرصہ گزر جائے گا تو اس کی فطرت میں جوش پیدا ہوگا اور وہ کہے گا خدایا میں تجھ سے صرف یہ درخواست کرتا ہوں کہ تو میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے اس کے بعد میں تجھ سے کچھ نہیں مانگوں گا۔ اللہ تعالےٰ فرمائے گا بہت اچھا اور اس کے بعد خدا اس کا منہ دوزخ کی طرف سے ہٹا کر دوسری طرف پھیر دے گا۔ جب اس حالت پر بھی کچھ عرصہ گذر جائے گا تو اللہ تعالےٰ دور فاصلہ پر ایک سرسبز و شاداب درخت پیدا کر دے گا۔ جس کو دیکھ کر اس کا دل للچائے گا اور وہ کہے گا۔ خدایا میں نے تجھ سے وعدہ تو کیا تھا کہ میں اور کچھ نہیں مانگوں گا مگر سرسبز و شاداب درخت دیکھ کر طبیعت میں جوش سا پیدا ہو گیا ہے۔ اے میرے ربّ تیرا بڑا احسان ہوگا اگر تو مجھے اس درخت کے نیچے پہنچا دے۔ میں اس کے بعد تجھ سے اور کوئی سوال نہیں کروں گا اللہ تعالےٰ اس دعا پر اُسے اس درخت کے نیچے پہنچا دے گا اور وہ سمجھے گا کہ اُسے

تمام نعمتیں حاصل ہو گئیں

مگر کچھ عرصہ کے بعد کچھ فاصلہ پر پھر خدا تعالےٰ ایک اور درخت پیدا کر دے گا جو پہلے درخت سے بھی زیادہ سرسبز و شاداب ہوگا اور جس کے نیچے کچھ آدمی بھی ہوں گے یہ دیکھ کر اس کا دل للچانے لگا اور وہ چاہے گا کہ اُسے اُس دوسرے درخت کے نیچے جانے کی اجازت مل جائے۔ چنانچہ وہ خدا تعالےٰ سے کہے گا خدایا میں سخت شرمندہ ہوں کہ میں بار بار اپنے وعدے کو توڑ رہا ہوں مگر میں کیا کروں۔ تجھ سے نہ مانگوں تو اور کس سے مانگوں۔ وہ دوسرا درخت جو اس سے بھی زیادہ شاندار ہے اور جس کے نیچے آدمیوں کی رونق ہے وہاں تک اپنے فضل سے مجھے پہنچا دے۔ اس کے بعد میں تجھ سے اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ اللہ تعالےٰ اس پر اُسے دوسرے درخت کے نیچے لے آئیگا اور کچھ مدت تک وہ اُس جگہ رہے گا۔

وہ درخت ایسی جگہ ہوگا جہاں جنت اُسے دکھائی دے رہی ہوگی۔ وہ پہلے تو خاموش رہے گا اور کہے گا کہ وعدہ کے خلاف خدا تعالےٰ سے بار بار میرا مانگنا گستاخی نہ ہو مگر آخر وہ رُک نہیں سکے گا اور کہے گا الٰہی میرے وعدے تو سب جھوٹے نکلے تو ارحم الرّاحمین ہے اور میں بڑا خطاکار بندہ۔ تو اگر مجھے جنت کے دروازہ تک پہنچا دے تو اس کے بعد میں تجھ سے کچھ نہیں مانگوں گا۔ یہ سن کر اللہ تعالےٰ ہنس پڑے گا اور فرمائے گا دیکھو

میرا بندہ کتنا حریص ہے

کہ ایک کے بعد دوسرا وعدہ توڑتا چلا جاتا ہے اور باوجود اس اقرار کے کہ میں اور کچھ نہیں مانگوں گا جب کوئی نعمت دیکھتا ہے تو اس کو حاصل کرنے کی کوشش کر دیتا ہے۔ پھر خدا اسے فرمائے گا۔ اے میرے بندے تو جنت میں داخل ہو جا اور جس مقام کو بھی تو پسند کرتا ہے وہاں وہ میری طرف سے اس میں کوئی روک نہیں تو اللہ تعالےٰ کی رحمت اتنی وسیع ہے کہ خواہ اُس سے کتنے ہی انعامات طلب کئے جائیں وہ کبھی دینے سے تھکتا نہیں یہ بندے کی کم نگاہی اور اس کی دون ہمتی ہوتی ہے کہ وہ ادنیٰ درجہ پر قانع ہو جاتا ہے اور اعلےٰ انعامات کے حصول کی جستجو نہیں کرتا۔ پس ایک نبی کے منہ سے توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین کی دعا اللہ تعالےٰ نے اسی حکمت کے ماتحت نکلوائی ہے کہ جب ایک نبی جو خدا کا مقرب ہے وہ اپنے کسی مقام کو انتہائی نہیں سمجھتا۔ تو تم اپنے ادنیٰ ادنیٰ مقامات کو کیوں انتہائی سمجھنے لگ جاتے ہو تم ہمیشہ یہ دعا مانگتے رہا کرو کہ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین مجھے اسلام پر موت دیجیو۔ اور اسلام سے مراد جیسا کہ میں بتا چکا ہوں کوئی مخصوص مقام نہیں بلکہ اس کے غیر محدود مدارج مراد ہیں اور

مطلب یہ ہے

کہ ایک اسلام کے بعد دوسرے اسلام کی اور دوسرے کے بعد تیسرے اسلام کی تم کوشش کرتے رہا کرو۔ تاکہ تمہارا ہر قدم پچھلے قدم سے آگے پڑے اور تم روحانیت کے میدان میں بڑھتے چلے جاؤ۔ روحانی لحاظ سے مدارج کا فرق اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جنت میں بعض لوگ اتنے بلند مقامات پر ہوں گے کہ جس طرح دنیا میں لوگ ستاروں کو دیکھتے ہیں اسی طرح اُن کے مقام لوگوں کو ستاروں کی طرح دکھائی دیں گے۔ جب اس قدر فرق ہوگا تو ایک مومن کے لئے اس دعا کا مانگنا کس قدر ضروری ہو جاتا ہے :۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

مشن ہاؤس میں متعدد جلسے مختلف سوسائٹیوں میں تقاریر لٹریچر کی اشاعت نومسلموں کی تعلیم و تربیت

رپورٹ ماہ فروری سن ۱۹۶۰ء

از مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف اداروں کی طرف سے اسلام کے متعلق تقاریر کے لئے متعدد درخواستیں موصول ہوئیں جن کو قبول کرتے ہوئے ان مواقع سے پورا فائدہ اٹھایا گیا۔ نیز مشن ہاؤس میں متعدد جلسے منعقد کر کے سینکڑوں لوگوں تک آواز حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ تالیف و تصنیف۔ ماہوار مضامین کی اشاعت۔ تبلیغی دورہ جات انفرادی ملاقاتوں اور گفتگو۔ جماعت کی تعلیم و تربیت اور رمضان المبارک کے انتظامات کے ضمن میں خاص مصروفیات رہیں تفصیل درج ذیل ہے۔

مشن ہاؤس میں جلسے

ماہ فروری میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے مشن ہاؤس میں پانچ جلسے منعقد ہوئے ۳ فروری کی شام کو جماعت کا ہفتہ وار جلسہ مکرم جناب انچارج صاحب مشن کی نگرانی میں منعقد ہوا جو خاص طور پر ممبران جماعت کی تعلیم و تربیت کے پروگرام پر مشتمل تھا اس اجلاس میں "اسلام غیر محققین کی نظروں میں" کے عنوان کے تحت وہ مضمون پڑھ کر سنایا گیا۔ جو انگلستان کے مشہور و معروف فلاسفر (Thomas carlyle) کی اس کتاب میں سے انتخاب کیا گیا تھا جس میں اس نے اسلام کی صداقت پر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان پر دیانتدارانہ اور محققانہ روشنی ڈالی ہے۔ مضمون کے اختتام پر تبادلہ خیالات کا سلسلہ جاری رہا اور مختلف اسلامی مسائل زیر بحث آئے۔

مورخہ ۱۰ فروری کو شام کے آٹھ بجے مشن ہاؤس کے میٹنگ روم میں وسیع پیمانہ پر ایک جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ اس دن ہمارے ایک علم دوست فلاسفر ڈاکٹر ڈی ینگ کا یوم پیدائش تھا آپ چونکہ علمی حلقہ میں کافی اثر رکھتے ہیں اس لئے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تعلیم یافتہ اور معزز حضرات کو مدعو کیا گیا۔

اس موقع پر مکرم جناب انچارج صاحب مشن نے جناب ڈاکٹر صاحب موصوف کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے آپ کی اسلام کے متعلق دیانتدارانہ رائے اور محققانہ وسیع النظری کا اعتراف کیا اور آپ کی ان علمی خدمات کو بہت سراہا کہ جن کے ذریعہ اہل ہالینڈ کو اسلامی تعلیمات کو صحیح طور پر سمجھنے میں مدد ملی۔

اس تقریب پر ڈاکٹر صاحب موصوف نے بھی اپنے قیمتی خیالات کا اظہار کیا جس میں آپ نے مشن کی طرف سے پیدا کردہ تقریب پر شکریہ ادا کرنے کے بعد لوگوں کو اسلام کی تعلیمات کے انفرادی مطالعہ کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی جلسہ میں اخباری نمائندگان اور پریس فوٹوگرافر بھی موجود تھے۔ چنانچہ جملہ کاروائی کی خبر پریس میں شائع ہوئی ایک موقر روزنامہ نے نمایاں جگہ پر ایک تصویر بھی دی

مورخہ ۱۱ فروری کو ہیگ شہر کے ایک مقامی ہائی سکول کے ایک گروپ کی طرف سے درخواست موصول ہوئی کہ وہ مسجد دیکھنا چاہتے ہیں نیز اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں چنانچہ پروگرام کے مطابق مذکورہ بالا تاریخ کو بیس افراد پر مشتمل یہ وفد ایک نگران کی معیت میں مسجد میں پہنچا۔ اس موقع پر مکرم برادرم حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج مشن نے پون گھنٹہ تک اسلامی تعلیمات کو ان کے سامنے بیان فرمایا۔ جس کے بعد سوالات کا موقع دیا گیا۔ اسلام میں عورت کا مقام اور خدا کی بادشاہت سے کیا مراد ہے کے موضوعات خاص طور پر زیر بحث رہے طلبہ کو مسجد دکھلانے کے علاوہ لٹریچر بھی پیش کیا گیا

مورخہ ۱۷ فروری کو مشن ہاؤس کے ہال میں ایک مجلس علمی کا انعقاد ہوا جس میں ممبران نے حصہ لیا اسلام اور احمدیت کے اہم مسائل پر گفتگو کے علاوہ کیتھولک تنظیم اور ان کے طریق کار و رسم و رواج پر دیر تک بحث ہوتی رہی۔

مورخہ ۲۴ فروری کو مشن ہاؤس میں ایک جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں رمضان المبارک کے متعلق تقاریر ہوئیں۔ متعدد اخباری نمائندگان بھی موجود تھے۔

اس موقعہ پر مکرم جناب انچارج صاحب مشن کی نگرانی میں جماعت کے تین ممبران نے تقاریر کیں۔ سب سے قبل ہمارے نومسلم ڈچ عبدالرحمان (A. R. Steenhouwer) نے رمضان المبارک کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے روزہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی اور حاضرین کو بتلایا کہ اس سے مراد صرف یہ نہیں کہ بھوک پیاس برداشت کی جائے۔ بلکہ ماہ صیام مسلمانوں کے لئے بہت سی برکات حاصل کرنے کے مواقع بہم پہنچاتا ہے۔ جیسے خداتعالےٰ کی سچی فرمانبرداری۔ نفسانی خواہشات پر مکمل قابو۔ حصول قرب الٰہی اور ان مفلس بھائیوں کی مشکلات کا احساس جنہیں پیٹ بھر کر کھانا بھی نصیب نہیں ہوتا۔ لہذا ماہ رمضان شریف صرف انفرادی پاکیزگی کا باعث ہوتا ہے بلکہ ہماری اجتماعی زندگی پر ایک نہایت خوشگوار اثر ڈالتا ہے۔

اس تقریر کے بعد ولی اللہ یانسن (W. U. JANSEN) نے رمضان المبارک کے آخری عشرہ پر روشنی ڈالی اور لوگوں کو بتلایا کہ اعتکاف کا کیا مطلب ہے۔ آپ نے کہا پورے دس دن تک مسجد میں محض رضائے الٰہی کی خاطر بند ہو کر رہ جانا ہمارے قلوب میں ایک بہت بڑے تغیر اور انقلاب کا باعث ہوتا ہے اور معتکف کا یہ سارا وقت عبادت و تلاوت اور محاسبہ نفس میں گزرتا ہے۔

تیسری تقریر ہمارے نومسلم بھائی عبدالرشید (M. Flinterman) کی تھی۔ آپ نے کہا کہ رمضان کا مبارک مہینہ ہمیں واضح طور پر بتاتا ہے کہ محنت مشقت اور جدوجہد میں ہی ہماری کامیابی کا راز مضمر ہے۔ آپ نے اس خیال پر زور دیا کہ اسلام ہمیں تقدیر کا سبق دے کر ایک عضو معطل کی طرح کر دیتا ہے کارروائی کی مفصل رپورٹ لوکل اخبارات میں شائع ہوئی۔

بیرونی مجالس میں تقاریر

۱۔ مورخہ ۴ فروری کو (JONGE KERK) تنظیم کی طرف سے ایک درخواست موصول ہوئی جو نوجوانوں کی ایک مذہبی سوسائٹی ہے۔ چنانچہ واخننگن کے مقام پر ایک مفید لیکچر ہوا۔ یہ جگہ ہیگ شہر سے کافی دور واقع ہے مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب نے ایک گھنٹہ تک تقریر فرماتے ہوئے لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ فرمایا۔ تقریر کے بعد سوالات اور تبادلہ خیالات کا بھی موقع تھا چنانچہ ڈیڑھ گھنٹہ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ دور کے سفر کی وجہ سے اور لوگوں کی دلچسپی کے پیش نظر مکرم حافظ صاحب کو رات وہیں بسر کرنا پڑی۔

۲۔ مورخہ ۱۲ فروری کو موضع (DE BILT) میں وہاں کے اچھے تعلیمیافتہ لوگوں کی ایک عیسائی سوسائٹی نے اسلام پر لیکچر کے لئے مدعو کیا۔ یہ جگہ بھی ہیگ سے کافی فاصلہ پر ہے۔ اس موقع پر دیگر حضرات کے علاوہ پادری صاحبان بھی موجود تھے۔ مکرم جناب حافظ صاحب نے چرچ سے ملحقہ میٹنگ روم میں ایک گھنٹہ تک اپنے خیالات کا اظہار کیا جو لوگوں کے لئے کافی دلچسپی اور معلومات کا باعث ہوا۔

تقریر کے اختتام پر تبادلہ خیالات ہوا

۳۔ مورخہ ۱۵ فروری کو ایک گروپ کی طرف سے ایک تقریر کروائی گئی جس میں مکرم جناب حافظ صاحب نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی جس کے بعد تبادلہ خیالات کا کھلا موقع تھا ہماری طرف سے ہمارے ڈچ نومسلم مسٹر عبدالرشید (M. Flinterman) نے بحث میں حصہ لیا۔ یہ سلسلہ گفتگو قریباً دو گھنٹے تک جاری رہا اور کافی رات گئے مجلس برخاست ہوئی۔

۴۔ مورخہ ۱۸ فروری کو بمقام (Wageningen) یونیورسٹی طلبہ کے درمیان ایک لیکچر ہوا۔

کمپونڈر اصحاب توجہ فرمائیں

ایسے مخلص احمدی اصحاب جو کمپونڈری کا باقاعدہ امتحان پاس ہوں اور سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھتے ہوں وہ نظامت تعلیم وقف جدید سے خط و کتابت کریں ان کے لئے کام کے ایسے مواقع مہیا کئے جائینگے جن میں دنیاوی فائدہ کے علاوہ سلسلہ کی خدمت کا بھی اچھا موقع مل سکتا ہے۔ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق ضروری ہے (ناظم تعلیم وقف جدید)

دوپہر کے وقت وہاں پہنچ کر جناب حافظ صاحب نے طلبہ کے ساتھ لنچ میں شرکت کی اور بعد ازاں تقریر شروع ہوئی۔ تقریباً پون گھنٹہ تک آپ نے تعلیمات اسلامیہ پر اظہار خیال کیا۔ اس کے بعد سوالات کا موقع تھا۔ طلبہ نے گرمجوشی کے ساتھ سوالات کئے۔ جن کے جوابات مناسب رنگ میں دیئے گئے۔

(۵) ۲۳ فروری کی شام کو ہیگ شہر کی کٹر پراٹسٹنٹ عیسائی تنظیم (GEREFORMEERD KERK) کی طرف سے اسلام پر لیکچر کی دعوت موصول ہوئی۔ برادرم حافظ صاحب اور خاکسار وقت معین پر پہنچ گئے۔ علاوہ ازیں ہمارے علم دوست اصحاب میں سے Mr. EMDEN جو ہیگ میں وکالت کرتے ہیں نے بھی شرکت کی۔ شام کے تقریباً آٹھ بجے تقریر شروع ہوئی۔ مکرم حافظ صاحب نے ایک گھنٹہ تک اسلامی تعلیمات کو بیان فرماتے ہوئے اسلام اور عیسائیت کے اختلافی مسائل پر مدلل اور واضح طور پر روشنی ڈالی۔

تقریر کے اختتام پر وقفہ تھا۔ متعدد لوگوں نے اس دوران مختلف معلومات حاصل کیں۔ بعض نے چند کتب بھی خریدیں۔

وقفہ کے بعد سلسلہ بحث شروع ہوا۔ مجلس کے صدر صاحب بائیبل کے اچھے ماہر تھے مگر الوہیت مسیح علیہ السلام اور آپ کی صلیبی موت کے مباحث پر کافی مشکل میں پڑ گئے۔ قرآن مجید اور بائیبل کے الہامی کتاب ہونے پر بھی خوب بحث ہوئی۔ اس عرصہ گفتگو میں مسٹر ایمڈن بھی وقتاً فوقتاً ہمارے خیالات کی ترجمانی کرتے رہے جس سے مجلس پر اچھا اثر ہوتا رہا۔ مجلس رات کے گیارہ بجے برخاست ہوئی۔

دیگر مجالس میں شرکت

اسی ماہ بہت سی مجالس کی طرف سے جلسوں اور تقاریب وں میں شمولیت کیلئے بھی متعدد دعوت نامے ملے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل اہم مواقع پر شرکت کی گئی۔

ا۔ یوگوسلاویہ، ہالینڈ سوسائٹی کی طرف سے ملک یوگوسلاویہ پر ایک معلوماتی لیکچر کا انتظام کیا گیا جس میں رنگین سلائڈز کے ذریعہ بھی اس ملک کے حالات پر روشنی ڈالی گئی۔ چنانچہ ہم نے اس لیکچر میں شمولیت اختیار کر کے اس موقع پر متعدد نئے احباب سے بھی تعارف حاصل کیا، اور علمی تقریب سے بھی فائدہ اٹھایا۔ (باقی)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

تلخ نوائی سے معاف

(نوٹ:۔ ادارہ کا ہر امر میں مضمون نگار سے متفق ہونا ضروری نہیں۔!)

(منقول از ہفت روزہ چٹان لاہور ۱۳ رجون سنہ ۶۶ء)

"مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اور ان کی مرحوم جماعت کے فلسفہ و خیال کی چٹان نے خدمت ہی کی ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ ان سے جو لگاؤ رہا ہے اب اس آئینہ کو مکدر کریں۔ یہی وجہ ہے کہ جب ان کے "حلقۂ رندان" کی طرف سے کسی بزرگ وجود کے کفن پر ہاتھ ڈالا جاتا ہے تو ہمیں مولانا کی تماشائی حیثیت ناگوار گذرتی ہے۔ ایک دوسری چیز جس کی خرابی کا ماتم ہم نے اکثر کیا وہ ان کے پیرؤں کا غرور نفس ہے۔ سبھی ایسے نہیں۔ ان میں پیارے لوگ بھی ہیں مگر اکثریت ان کی ہے جو اس متعدی مرض کا شکار ہیں اور اپنے آپ کو ماورائی قسم کی مخلوق سمجھتے ہیں۔ ہمارے سامنے اس کی بہت سی مثالیں ہیں۔ اور ہم نے کئی دفعہ ٹوکا ہے۔ "مگر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی گویا اس مقام پر ہیں کہ ان کا جواب دینا اور تصحیح و تردید میں کچھ کہنا اپنے مرتبہ و منصب کے منافی سمجھتے تھے۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک داعی یا مبلغ کا شیوہ نہیں ہوتا کہ اپنے آپ کو نطشے کا مافوق البشر سمجھے اور یہ خیال کرے کہ وہ علم کی اس منزل میں ہے جہاں اس سے جبرئیل امین ہی گفتگو کر سکتے ہیں۔

ہم ان لوگوں میں سے ہیں جو ایمانداری سے سمجھتے ہیں کہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے اپنے قلم سے اسلام کی بے حد خدمت کی ہے۔ اور اس لحاظ سے وہ واجب الاحترام ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم ایمانداری سے یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ ان کے سبھی نظریے قابل قبول نہیں مثلاً جب وہ ملکیت کے سوال پر قلم اٹھاتے اور اسلام میں انفرادی ملکیت کو استحصال کی حد تک جائز قرار دیتے ہیں تو ہماری راہ ان سے مختلف ہو جاتی ہے۔ دوسری بات جو ہمیں ان کی تحریروں میں کھٹکتی ہے وہ بیکار مباحث کا وجود ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ مولانا جدید علم الاقتصاد سے شناسا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بیشتر معاشی اور عمرانی نظریوں میں ٹھوکریں کھاتے ہیں۔

فی الجملہ ان کی تحریک کا انداز علمی ہے وہ بعض عقلی ٹھوکروں کے باوجود بیشتر علمی عقدے بھی حل کر پائے ہیں۔ مگر ان کے معتقدوں میں نہ تو ایک مشن کی خوبو ہے اور نہ یہ لوگ اپنے دلوں کو اسلام کی روحانی دعوت کے معیار پر نرم کر پائے ہیں۔ اسی کے برعکس ان کے پیرؤں نے اپنے حلقے کو اچھالنے اور بڑھانے کی غرض سے وہی ہتھکنڈے استعمال کئے ہیں جو کمیونسٹوں کے ہاں مستعمل ہیں اور جن کی پکڑ سے عاجز آ کر اخلاقی اقدار کا واسطہ دیا جاتا ہے ——— مثلاً

۱۔ اپنے آپ کو بالا سمجھنا اور اس غرور میں مبتلا رہنا کہ ان کے گردو پیش جو لوگ رہتے ہیں وہ ان سے ذہناً، اخلاقاً، مذہباً اور اسی طرز کے دوسرے اقدار و اوصاف میں کمتر درجے کے آدمی ہیں۔

۲۔ کمیونسٹوں کے طرز پر اپنے Cells قائم کرنا اور ان کی اوٹ میں اپنے اثر و رسوخ کی راہیں پیدا کرنا۔ مثال کے طور پر

(الف) اسلام پسند مصنفین کے نام سے ادب و شعر کی محفلیں رچانا اور اپنے اغراض و مقاصد کا لیبل لگا کر حلقہ سے باہر کے اہل قلم کی طرف سے آنکھیں موند لینا

(ب) دوسروں کے محاسن و کمالات کے اعتراف میں بخل کرنا اور اس کوشش میں رہنا کہ ان کی مٹی خوار کر کے اپنے آپ کو کیسے اچھالا جا سکتا ہے؟

(ج) جو لوگ شریک حلقہ نہ ہوں انہیں مطلب برآری کے لئے ہمراہ رکھنا اور جب کام نکل جائے تو طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لینا۔

یہ اتنی غیر مبہم اور غیر مخفی یعنی جلی اور نمایاں باتیں ہیں کہ ان پر کسی قسم کے حاشیہ کی ضرورت نہیں ہم تو مدت العمر کنارہ پر بیٹھے ان کی ناؤ کی سلامتی کے لئے دعائیں ہی کرتے رہے۔ مگر جو لوگ اس کشتی پر سوار ہوئے اور طوفانوں سے کھیل کر باہر آئے ہیں۔ مثلاً مولانا امین احسن اصلاحی اور ملک محمد سعید ——— ان کی تحریروں میں ٹوہ لگایئے تو جو صورتیں ہم نے قائم کی ہیں۔ وہ صاف طور پر ابھری ہوئی ملیں گی ———

بات پھیل گئی۔ وارث صاحب سے بات چلی تھی۔ مراسلہ کا ذکر تھا۔ مولانا مودودی آسانی سے کہہ سکتے ہیں کہ ان کا کراچی کے مخلوط ایڈیٹر سے کیا واسطہ؟ اور کہنے کی یہ باتیں ہمیشہ ہی کہی جاتی ہیں بہرحال ایک نکتہ ایسا ہے۔ جہاں چودھری غلام احمد پرویز اور مولانا ابوالاعلیٰ مودودی متفق ہو جاتے ہیں اور وہ مولانا ابوالکلام کی ذات ہے۔ دونو پردہ اٹھاتے اور گراتے رہتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ پرویز جو کہتے اپنے قلم سے کہتے اور جھجک کے بغیر کہتے ہیں۔ مولانا مودودی خود نہیں کہتے۔ بلکہ ان کے حوالی موالی کہتے ہیں یعنی ان کی طرف سے حکیم سیف علی بولتے ہیں۔

یقین کامل ہے کہ مولانا مدظلہ، اب اب بھی چپ ہی رہیں گے۔ بولیں گے نہیں اور بولیں کیوں؟ اُن کا مشن چل رہا ہے صالحین کو غیر صالحین سے کیا نسبت؟ ہم لوگ ان کی تعریف کریں تو گویا قرض کی اقساط ادا کر رہے ہیں۔ چبھتے ہوئے سوال پوچھیں تو چپ سادھ لیں گے۔ کیونکہ برہمن شودروں کے جواب میں زبان نہیں کھولا کرتے!! مفتی صدرالدین آزردہ، کس وقت یاد آ گئے ع

کامل اس فرقۂ زہاد سے اُٹھا نہ کوئی

دوسرا مصرع یہاں ٹھیک نہیں بیٹھتا البتہ غالب نے ان کے قامت احوال کی تصویر کشی کرتے ہوئے پتہ کی بات کہی ہے۔ ع

دیتے ہیں دھوکا یہ بازیگر کھلا!

کاش! مولانا اپنے خلق کا تھوڑا سا حصہ اپنے ان "اصحاب صفہ" میں بھی تقسیم کر پاتے جن کی صحبت میں وہ اپنے آپ کو طور سینا پر دیکھتے ہیں۔

خلافت لائبریری کے کھلنے کے اوقات
ایک ضروری مشورہ

علم دوست احباب کی سہولت کیلئے یہ انتظام کیا جا رہا ہے۔ کہ خلافت لائبریری شام کے وقت بھی کھلا کرے۔ احباب مشورہ دیں کہ لائبریری کے کھلنے کے لئے کونسا وقت موزوں ہوگا۔ جس میں احباب زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔

(انچارج خلافت لائبریری)

درخواست دُعا

میرا بی اے کا نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے تمام بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے اپنی نمایاں کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ محمد ہادی مونس

معلم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

جماعت احمدیہ مدراس (بھارت) کا چوتھا جلسہ سالانہ

جرمنی میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر جرمن نومسلم وسیم ناصر کی تقریر

(از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس)

چوتھا جلسہ سالانہ مدراس

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی جماعت احمدیہ مدراس کو جلسہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ امسال اس جلسہ کی روح رواں ہمارے جرمن نومسلم بھائی وسیم ناصر تھے جو ان دنوں ہندوستان کا تبلیغی دورہ کر رہے تھے۔ وسیم ناصر صاحب ماہ مئی کے شروع میں مدراس پہنچ گئے تھے۔ آپ چند یوم کے لئے اڑیسہ کے احباب کی ملاقات کے لئے کرنگ، پوری اور بھبنیشور تشریف لے گئے اور ۱۴ مئی کو واپس مدراس آ گئے۔ خاکسار بھی ۱۰ مئی کو مدراس واپس آ گیا تھا۔ احباب جماعت کے مشورہ سے چوتھے جلسہ سالانہ کے انعقاد کا پروگرام بنایا گیا۔ اور اس پروگرام کی اطلاع کے لئے بڑے بڑے پوسٹر اردو میں اور انگریزی میں اور تامل میں ہینڈ بل طبع کئے گئے۔ خدام نے پوسٹروں کو مختلف علاقوں میں آویزاں کیا اور ہینڈ بل تقسیم کئے۔

جلسہ میلاپورا

حسب پروگرام ۲۸ مئی کی شب کو میلاپور میں مکرم ملک محی الدین صاحب کے مکان پر ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اس محلہ کے غیر احمدی احباب بھی شریک جلسہ ہوئے۔ اس جلسہ میں برادرم وسیم ناصر صاحب نے جلسہ سالانہ ربوہ، بزرگان سلسلہ اور جرمنی میں تبلیغ اسلام کی سلائیڈز دکھائیں۔ چونکہ وسیم ناصر صاحب انگریزی میں تقریر کرتے تھے۔ خاکسار اردو زبان میں ان کا ترجمہ کرتا گیا۔ ۱۰½ بجے شب یہ پروگرام ختم ہوا۔

اسلامک سنٹر میں جلسہ

۲۹ مئی بروز اتوار بعد نماز مغرب "اسلامک سنٹر" میں جلسہ شروع ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم پروفیسر مولوی محمد صاحب ایم اے صدر جماعت مدراس نے انجام دیئے۔ آپ نے صدارتی تقریر میں جلسہ کی غرض وغایت کو بیان کرتے ہوئے جرمن نومسلم وسیم ناصر کا حاضرین سے تعارف کروایا۔ اس کے بعد خاکسار نے آدھ گھنٹہ تک تقریر کی اور حاضرین کو بتایا کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ حقیقی اسلام کا ہی دوسرا نام ہے اور بانی احمدیت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ موعود مہدی اور مسیح ہیں جن کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی اور آپؑ کی بعثت کی غرض احیائے دین اور اشاعت اسلام ہے۔ اور یہی کام آج آپؑ کی جماعت سرانجام دے رہی ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں اسلامی مشن قائم ہیں۔ قریباً چودہ زبانوں میں جماعت احمدیہ قرآن مجید کا ترجمہ شائع کر چکی ہے۔ ہزاروں غیر مسلم جماعت کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں۔ کئی خانہ خدا غیر ممالک اور تثلیث کدوں میں تعمیر ہو چکے ہیں۔ آج کے مہمان اور مقرر خصوصی وسیم ناصر صاحب جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا زندہ ثبوت موجود ہیں۔

وسیم ناصر صاحب کی تقریر

اس کے بعد ہمارے جرمن نومسلم بھائی کی تقریر شروع ہوئی۔ اس تقریر کو سننے کے لئے کافی مسلم اور غیر مسلم دوست آئے ہوئے تھے۔ جلسہ گاہ کی سب کرسیاں بھری ہوئی تھیں۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ لوگ باہر سڑک پر کھڑے بھی تقریر سن رہے تھے۔ محترم وسیم ناصر صاحب نے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" سے اپنی تقریر شروع کی اور بتایا کہ میں پیدائشی عیسائی تھا۔ دونوں جنگ عظیم کی تباہ کاریوں کو دیکھا ہے۔ پچھلی جنگ عظیم میں فوج میں تھا اور قید ہو کر مصر آیا۔ مصر میں مسلمانوں سے ملنے اور اسلامی تعلیم کو سننے کا موقعہ ملا تب اسلام کی طرف رغبت پیدا ہوئی۔ جب آزاد ہو کر اپنے وطن جرمنی واپس آیا تو وہاں آ کر معلوم ہوا کہ اگر مجھے اسلام کے بارہ میں صحیح معلومات حاصل کرنی ہیں تو میں احمدیہ مشن کے انچارج چوہدری عبداللطیف صاحب سے ملوں۔ چنانچہ میں ان سے ملا۔ وہ بڑی محبت سے پیش آئے۔ اسلامی لٹریچر اور قرآن مجید مجھے مطالعہ کے لئے دیا۔ کافی دنوں تک باہمی تبادلہ خیالات بھی ہوتا رہا۔ بالآخر میں مطمئن ہو گیا اور اسلام قبول کر لیا اور میری ہی طرح اور کئی جرمن داخل اسلام ہو چکے ہیں۔ ہمیں اگر اسلام کی صحیح تعلیم کا پتہ چلا ہے تو صرف احمدیہ جماعت کے ذریعہ۔ کسی اور جماعت کا ہمارے علاقہ میں یا یورپ کے دوسرے علاقوں میں تبلیغی مشن نہیں۔ جماعت احمدیہ نے ہمبرگ اور فرینکفورٹ میں مساجد تعمیر کی ہیں اور اب جرمن مذہب کی طرف مائل ہو رہے ہیں انہیں سچے مذہب کی تلاش ہے یہ وقت ہے کہ ہم ان کے سامنے اسلام کو پیش کریں کیونکہ یہی ان کی مشکلات کا حل اور روحوں کے لئے قرار و اطمینان کا باعث ہے۔ مجھے اسلام کی امن پسندانہ اور سادہ تعلیم نے گرویدہ بنا لیا ہے۔ مساوات باہمی اور عالمگیر اخوت اس مذہب کا طرۂ امتیاز ہے۔

وسیم ناصر صاحب کی تقریر انگریزی میں تھی جس کا اردو ترجمہ محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے حاضرین کو سنایا۔ تقریر کے بعد محترم وسیم ناصر صاحب نے جلسہ سالانہ ربوہ اور جرمنی میں تبلیغ اسلام کی سلائیڈز دکھائیں۔ اس موقعہ پر خاکسار ساتھ ساتھ اردو میں ان تصاویر اور نظاروں کا پس منظر بتاتا جاتا تھا۔ حاضرین بڑے اشتیاق سے ان مناظر کو دیکھ رہے تھے۔ ۸½ بجے یہ سلائیڈز ختم ہوئیں۔

آخر میں خاکسار نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور مجلس برخاست ہوئی۔ جلسہ کے اختتام پر متعدد دوست وسیم ناصر صاحب سے ملے اور مختلف سوالات کرتے رہے۔ اس تقریب پر انگریزی اردو تامل کا لٹریچر کئی سو کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک اثرات ظاہر فرمائے۔

آمین

آب نوشی کا انتظام

موسم گرما میں سر راہ چلتے انسان کو تھوڑے تھوڑے وقفہ بعد پیاس محسوس ہونے لگتی ہے۔ اگر اسے ٹھنڈا پانی مل جائے تو وہ اسے پی کر اپنے اندر ایک نئی زندگی محسوس کرنے لگتا ہے۔ کیا بجا ارشاد فرمایا ہے۔ وجعلنا من الماء کل شیءٍ حیٍّ۔

پیاسے کو پانی پلانا ایک ایسا فعل ہے۔ جس کی فضیلت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت زور سے بیان فرمائی ہے۔ آجکل گرمیوں کا موسم ہے۔ انصار اللہ میں سے جس کو بھی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے وہ عام گزرگاہوں پر آب نوشی کا انتظام کریں۔ ایک دکاندار اگر اپنی دکان پر اس نیت سے پانی کا گھڑا اور گلاس رکھ دیتا ہے کہ راہ گیر پانی پئیں تو یقیناً وہ ایک ثواب کا کام کرتا ہے۔ اسی طرح اپنے اپنے حلقہ میں اپنی حیثیت کے مطابق انتظام ہو سکتا ہے انصار اللہ کو بہت جلد اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

(قائد خدمت خلق مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب ولد چوہدری مبارک علی صاحب ڈیوڈ چک ۲۹ ڈاکخانہ مومن ضلع شیخوپورہ جو ٹکسٹائل ملز لائلپور میں کام کرتے تھے اچانک بجلی کا کرنٹ لگنے سے وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم چوہدری احمد مختار صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی کے تایا زاد بھائی کے لڑکے تھے ہم بچپن سے ہی ایک ساتھ رہے ہیں۔ مرحوم میں بہت سی خوبیاں تھیں۔ نماز کے پابند نیک اور با اخلاق انسان تھے۔ وفات کے وقت ۲۸ سال کی عمر تھی۔ آپ کی منگنی ہو چکی تھی آپ کی منگیتر جو ملک بہادر شیر صاحب کوٹ رحمت خان کی لڑکی تھی مرحوم سے ایک ہفتہ پہلے فوت ہو گئی تھی۔ بزرگان سلسلہ سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور ان کا دین و دنیا میں حامی و ناصر ہو۔ اور مرحوم کو اپنے خاص فضل سے جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین۔

(شریف احمد ڈیڈھو سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کروندی ضلع خیرپور میرس سندھ)

اعلان دار القضاء

ایک درخواست کے سلسلے میں مکرم جمعدار چوہدری میاں خان صاحب ولد چوہدری محمد خان صاحب ساکن ڈھیر کے ضلع گجرات کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ مکرم چوہدری صاحب موصوف اگر یہ اعلان پڑھیں فوراً اپنے مکمل ایڈریس سے اطلاع دیں۔ اور اگر کسی اور دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

دعا کی درخواست

جناب محمد عمر صاحب فاروقی بادشاہ روڈ [illegible] کراچی نے اپنی اہلیہ مرحومہ فردوس عمر صاحبہ کی طرف سے ۱۵۱/- روپے کا چیک بطور چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون ارسال کیا ہے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ مرحومہ نے ایک بچہ اعجاز حیدر بعمر چھ سال یادگار چھوڑا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے خاص فضلوں اور برکات سے نوازے اور اس قربانی کو قبول فرمائے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور بلند درجات عطا کرے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید)

مرکزیت، سالمیت اور استحکام کے بغیر کوئی نظام اسلامی نظام ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا

ہمارے ملک کے ماحول میں یہ شرائط صدارتی طرز حکومت میں ہی پوری ہو سکتی ہیں

مورخہ ۱۵ جون کو پنجاب یونیورسٹی ہال میں لاہور ڈویژن کی بنیادی جمہوریتوں کی دو روزہ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے جو تقریر کی تھی اس کا ایک حصہ ۱۶ جون کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ بقیہ حصہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

گرانی

فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے اپنی پہلے سے تیار کردہ تقریر میں بنیادی جمہوریتوں کے ارکان اور سرکاری اہلکاروں میں تعاون پر زور دینے کے بعد ضروریات زندگی کی گرانی کا ذکر کیا۔ آپ نے کہا اس سلسلہ میں حکومت تدابیر اختیار کر رہی ہے۔ اس کا غالباً آپ کو علم ہو گا لیکن یہ ایسا مسئلہ ہے جو محض قانون یا احکام کے زور سے حل نہیں ہو سکتا ہے۔ معاشیات کا اصول ہے کہ جس ملک میں وسیع پیمانے پر ترقیاتی منصوبے چل رہے ہوں۔ وہاں پر کسی نہ کسی حد تک افراط زر کا پیدا ہونا لازمی ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ سے قیمتوں میں مہنگائی آ جاتی ہے اس کے علاوہ پچھلی حکومتوں نے ہمارے معاشی نظام کا ستیاناس کر رکھا تھا۔ اسی کی وجہ سے بھی قیمتوں میں غیر ہمواری پیدا ہونا ایک لازمی بات تھی۔ ان مشکلات کا سب سے بڑا اور مؤثر علاج صرف یہ ہے کہ ہر چیز کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے بلا ضرورت خریداروں کو گھٹایا جائے اور تجارت میں اخلاق اور ایمانداری کے معیار بلند کئے جائیں یہ کام صرف حکومت کے کرنے ہی کا نہیں بلکہ اس میں پاکستان کے ہر شہری کے تعاون کی ضرورت ہے۔ اس تعاون کو ابھارنا اور حاصل کرنا بنیادی جمہوریتوں کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔

صدر نے کہا کہ برسوں کی غلامی نے ہم میں جو ایک قسم کا احساس کمتری پیدا کر دیا تھا۔ اب اس کو خود اعتمادی میں بدل دینا چاہیئے۔ خیالات میں خلوص اور پاکیزگی جذبات میں ضبط عمل اور بے ریائی علم میں وسعت اخلاق میں بلندی۔ انصاف میں غیر جانبداری اور زندگی کے ہر شعبہ میں خدا کا خوف یہ سب وہ خصوصیات ہیں۔ جن کے بغیر انسانوں اور قوموں کی زندگی نامکمل اور بے روح رہتی ہے۔

پرانی سیاست

صدر نے کہا۔ خدا کے فضل سے ہماری قوم میں یہ تمام صلاحیتیں بڑی افراط سے موجود ہیں۔ لیکن آزادی کے بعد حالات نے ہمارے قومی کردار کے جوہروں کو ابھرنے کا موقعہ نہیں دیا۔ اس کی ایک بڑی وجہ ہماری سیاست کی بے راہ روی اور ہمارے بہت سے رہنماؤں کی بے حسی۔ خود غرضی اور انتشار پسندی ہے۔ پچھلے آٹھ دس سال کے عرصہ میں جس قسم کی سیاست ہمارے ملک میں نشو و نما پاتی رہی ہے۔ اس کا دارومدار زیادہ تر جذباتی نعرہ بازی۔ ایک دوسرے پر شک و شبہ کرنے، ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے اور باہمی رنجشوں اور رقابتوں کو صوبائی اور قومی رنگ دینے پر رہ گیا تھا۔ اس پر ستم یہ ہوا کہ اس قسم کی ٹیڑھی سیاست کے ہاتھ میں پارلیمنٹری طرز حکومت کا نظام بھی آ گیا جس نے جلتی ہوئی آگ پر تیل کا کام دیا۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے نت نئی پارٹیاں وجود میں آنے لگیں۔ اور ہر پارٹی کا پروگرام یہی رہ گیا کہ وہ دوسری کی ٹانگ کھینچ کر خود اقتدار پر آ جائے۔ کرسیوں کی جنگ سیاست کا قومی نشان بن گئی۔ اور اگر آپ مرکزی پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کے ریکارڈ نکلوا کر پڑھیں تو ان کے ایک ایک صفحہ پر آپ کا سر شرم سے جھک جائے گا۔ ہر اسمبلی کے ایک ایک دن کے سیشن پر ہزاروں روپے خرچ ہوتے تھے۔ اور ہر سیشن کے کئی کئی ہفتے باہمی گالی گلوچ جوڑ توڑ اور ہیر پھیر کی نظر ہو جاتے تھے۔ وزارت کے لالچ میں نام نہاد معزز لوگ بڑی بے شرمی سے خدا اور رسول کے نام پر کھائی ہوئی قسمیں توڑ تاڑ کر پارٹیاں بدل لیتے تھے۔ اور جب وزارت ہاتھ سے نکل جاتی تو وہ کھلم کھلا قومی منصوبوں کے خلاف بھی ہو جاتے تھے۔ یہ باتیں آج قصہ کہانی نظر آتی ہیں۔ لیکن پچھلے دس بارہ سال متواتر یہ غریب ملک اس قسم کی سیاسی شعبدہ بازی کا نشانہ بنا رہا ہے۔

پرانا آئین

آپ نے کہا کہ آج جب کوئی پرانا سیاسی بقراط بڑی معقولیت کے ساتھ اٹھ کر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ صاحب وہ پرانا آئین تو دراصل بہت اچھا تھا لیکن اس کو اچھی طرح چلنے کا موقع نہیں ملا۔ تو سمجھ میں نہیں آتا اس قسم کی بات پر ہنسا جائے یا افسوس کیا جائے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ میرے بھائی اس نظام کو بنانے والے بھی آپ تھے اس کو آزمانے والے بھی آپ تھے۔ پھر آخر کیا وجہ ہے کہ وہ نظام ایسا چلا کہ ملک میں بدعنوانیوں کی آگ لگ گئی۔ قوم تباہی کے غار میں جا گری اور ساری دنیا سے پاکستان کی ساکھ اٹھ گئی۔ آپ کے سامنے صاف اور کھلا میدان تھا۔ کوئی آپ کو روکنے والا نہیں تھا کوئی آپ کو ٹوکنے والا نہیں تھا۔ پچھلے تیس چالیس برس سے ہم جتنے اور جن سیاسی رہنماؤں کے نام سنتے آئے تھے ان میں سے بہت سے ایک ایک کر کے باری باری میدان میں اترے لیکن انہوں نے پاکستان کے سینے پر ایک نئے زخم کے سوا اور کچھ نہ لگایا۔ ہر ایک نے حسب توفیق اپنی دانشمندی یا درویشی یا عیاری کے جال بچھائے۔ ہر ایک نے اپنی ذاتی خواہش اور خود غرضی کی لیبارٹری کے لیے ملک اور قوم کو گنی پگ کی طرح استعمال کیا۔ اور اگر اب بھی یہ کہا جائے کہ اس نظام کو چلانے اور آزمانے میں کوئی کسر باقی رہ گئی تھی۔ تو آپ خود ہی انصاف کریں کہ اس طفلانہ ضد کا کیا علاج ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ جن لوگوں نے اندھی بھینس کا گوشت کھایا ہو ان کو کون راہ راست پر لگا سکے۔ میں تو یہ کہوں گا کہ جو لوگ اب بھی اصلیت کو نہیں سمجھتے۔ ان سے خدا سمجھے۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ قوموں کی زندگی میں دس بارہ سال کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ یہ شاید اس زمانہ کا مقولہ ہے جب انسان کی رفتار بیل گاڑی سے آگے نہ بڑھی تھی اب زمانہ بدل گیا ہے اب جبکہ [illegible] رفتار سے دنیا آگے جا رہی ہے اس میں ہر دن۔ بلکہ ہر گھڑی اور ہر لمحہ اپنی جگہ بے حد قیمتی ہے۔ غلامی کے دور نے ہمیں پہلے ہی باقی دنیا سے کئی سو سال پیچھے پھینک رکھا ہے سو اب ہم نے نہ صرف اس کھوئے ہوئے وقت کی تلافی کرنی ہے بلکہ آئندہ بھی تیز رفتاری سے ترقی کرنے والی دنیا کے دوش بدوش آگے بڑھنا ہے اس لئے ناکام اور فرسودہ تجربات کو دوہرانے کے لئے ہمارے پاس وقت نہیں ہے اور نہ ہی ہم دوسروں کی اندھا دھند نقال کا خطرہ مول لے سکتے ہیں۔ جیسا کہ میں بار بار کہتا ہوں۔ ہم نے اپنے ماحول میں رہ کر اپنے گردوپیش کا جائزہ لینا ہے اور دوسروں کی کتابوں کی جگہ ہم نے پاکستان کی اپنی کتاب سے جمہوریت کا سبق سیکھنا ہے۔ (باقی)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۰-۶-۶۰ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد دارالرحمت غربی میں برادرم مکرم راجہ خورشید احمد صاحب منیر شاہد واقف زندگی مربی سلسلہ احمدیہ کا نکاح ہمراہ امۃ اللطیف بیگم صاحبہ بنت مکرم جناب شیخ عبدالرحیم صاحب شرما ڈیڈھ ہزار روپیہ حق مہر پر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے پڑھا۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں رشتہ کے جانبین کے لئے دینی و دنیوی ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(بشیر احمد قمر شاہد۔ احمد نگر نزد ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) مولوی عبدالعزیز صاحب شاہد کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے ان کی صحت مندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد عمر سندھی مربی سلسلہ احمدیہ کنری سندھ)

(۲) میرے عزیز چوہدری بشیر احمد صاحب سابق مینجر ظفر آباد اسٹیٹ سندھ دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد بوٹا دکاندار غلہ منڈی ربوہ)

(۳) میرا چھوٹا بھائی ندیم احسان احمد ایم۔ اے (جوگرافی) کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان کی صحت کچھ ٹھیک نہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ صحت اور نمایاں کامیابی کیلئے دعا کریں۔

(مسیح الی عطاء احمد عفی عنہ)

صدر آئزن ہاور نے جاپان کا دورہ ملتوی کر دیا

حکومتِ جاپان کی درخواست پر صدر امریکہ کا فیصلہ

منیلا ۱۷ رجون صدر آئزن ہاور نے وزیر اعظم جاپان مسٹر کیشی کی درخواست پر جاپان کا دورہ غیر معین عرصہ تک ملتوی کر دیا ہے یہ دورہ آئندہ اتوار سے شروع ہونے والا تھا۔ ٹوکیو میں جو خونریزی ہوئی اس کے بعد حکومت جاپان نے یہی مناسب سمجھا کہ صدر آئزن ہاور سے اپنا دورہ جاپان ملتوی کرنے کی درخواست کی جائے۔ کیونکہ اندیشہ تھا کہ کشیدگی کی موجودہ فضا میں صدر امریکہ کا شایان شان استقبال نہیں ہو سکے گا۔

جب وزیر اعظم جاپان پارلیمنٹ میں صدر آئزن ہاور کے دورہ کے التوا کا اعلان کر رہے تھے تو پارلیمنٹ سے باہر دس ہزار طلبہ، مزدور اور بائیں بازو سے تعلق رکھنے والے لوگ خوشی منا رہے تھے۔

ٹوکیو کی اطلاع کے مطابق مسٹر فیجی یاما وزیر خارجہ جاپان نے مسٹر ڈگلس میکارتھر سفیر امریکہ متعینِ جاپان کو وزارت خارجہ میں طلب کیا اور صدر آئزن ہاور کا دورہ ملتوی کرنے سے متعلق مسٹر کیشی کی درخواست ان کے حوالے کی۔ سفیر نے یہ درخواست منیلا پہنچا دی۔ جہاں صدر آئزن ہاور کے پریس سیکرٹری مسٹر جیمز ہیگرٹی نے اخبار نویسوں کو ایک سرکاری اعلان پڑھ کر سنایا جس میں بتایا گیا تھا کہ صدر آئزن ہاور نے افسوس کے ساتھ مسٹر کیشی کی درخواست سے اتفاق کر لیا ہے اور جاپان کا دورہ ملتوی کر دیا ہے۔

اس سے پہلے مسٹر کیشی نے ٹوکیو میں اخبار نویسوں کو بتایا تھا کہ جاپان کی موجودہ حالت ایسی نہیں جس میں صدر آئزن ہاور کے شایان شان ان کا استقبال کیا جا سکے۔ آپ نے کہا جاپان میں کمیونسٹوں کی شہ پر جو فسادات ہو رہے ہیں ان کی وجہ سے دورے کو ملتوی کر دینے میں ہی مصلحت خیال کی گئی ہے۔ آپ نے کہا ہم یہ اجازت نہیں دے سکتے کہ تشدد کی بنا پر پارلیمنٹ توڑ دی جائے۔ جاپان تشدد پر قابو پانے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔ بہرحال صدر آئزن ہاور کا دورہ اس وقت تک ملتوی رہے گا۔ جب تک جاپان میں ایسے حالات پیدا نہیں کر دیئے جاتے جن میں صدر امریکہ کا پرتپاک استقبال کیا جا سکے۔ آپ نے کہا اس وقت جاپان کے اندرونی حالات کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ آپ نے کہا جب تک میں ایوان بالا سے امریکہ اور جاپان کے معاہدے کی توثیق نہیں کرا لیتا نہ خود مستعفی ہوں گا۔ اور نہ پارلیمنٹ کو توڑوں گا۔ آپ نے کہا جاپان میں فتنہ و فساد کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔

خیرپور ڈویژن میں قدرتی گیس ملی

خیرپور ۱۷ رجون۔ خیرپور ڈویژن کے مقام کنڈکوٹ میں قدرتی گیس دستیاب ہوئی ہے کنڈکوٹ سوئی کے جنوب مشرق میں واقع ہے جہاں برما آئل کمپنی نے تیل کے لئے کھدائی شروع کر رکھی تھی اس کمپنی کے چیئرمین نے لندن میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ نئی گیس کی وجہ سے قدرتی گیس کے ذخیروں میں بیش بہا اضافہ ہوا ہے۔

جاپانی پولیس سے تصادم میں تین طلبہ ہلاک

ٹوکیو۔ ۱۷ رجون۔ ٹوکیو میں جاپانی پارلیمنٹ کے سامنے امریکہ سے سلامتی کے معاہدہ کی مخالفت کرنے والے بتیس ہزار مظاہرین اور پولیس میں خوفناک تصادم ہوا۔ جس میں کم از کم تین طالب علم ہلاک اور پانچ سو مجروح ہو گئے طلبہ کی فیڈریشن نے اعلان کیا ہے کہ چار یا پانچ طالب علم ہلاک ہوئے ہیں۔ ہلاک ہونے والوں میں ایک لڑکی بھی شامل ہے۔

ٹوکیو کی صورت حال بڑی سنگین ہو گئی ہے۔ اور خونریزی کے واقعہ سے جاپانی رہنماؤں اور عوام کو سخت مایوسی ہوئی ہے یہ واقعہ جاپانی پارلیمنٹ کے سامنے میدان کارزار کا منظر رہا۔

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کی عمارت کیلئے چندہ کی اپیل!

(از محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ماہ اکتوبر ۱۹۵۹ء میں لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ میں فیصلہ ہوا تھا کہ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی عمارت جلد از جلد بنائی جائے۔ جس کے لئے ناظر صاحب بیت المال سے سال رواں کے لئے بیس ہزار روپیہ جمع کرنے کی منظوری حاصل کی گئی ہے۔ یہ چندہ صرف مستورات کے لئے ہی مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ جماعت کے مردوں سے بھی گذارش کرتی ہوں۔ کہ وہ بھی اس چندہ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر ثواب حاصل کریں۔ سکول میں لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔ جو مرد یا عورت ڈیڑھ صد کی رقم ایک سال میں سکول کے لئے دیں گے ان کے نام عمارت پر کھدوائے جائیں گے۔ (صدر لجنہ مرکزیہ)

ایک میٹرک جے۔ اے۔ وی استانی کی ضرورت

محمد آباد اسٹیٹ سندھ کے پرائمری گرلز سکول کے لئے ایک استانی کی ضرورت ہے۔ خواہشمند بہنیں دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں درخواستیں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ میٹرک جے۔ اے۔ وی کو ترجیح دی جائے گی۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

بخاری شریف کے تیسرے جزء کی طباعت

بخاری شریف کے ترجمہ اور شرح کا کام قادیان میں مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت شروع کیا تھا۔ چنانچہ پہلا اور دوسرا جزء قادیان میں شائع ہو گئے تھے۔ باقی اجزاء کی طباعت میں ملکی انقلاب کی وجہ سے التوا ہو گیا تھا۔ اب ادارۃ المصنفین کے زیر اہتمام باقی حصص شائع ہو رہے ہیں۔ چنانچہ تیسرا حصہ تیار ہو گیا ہے۔

بخاری شریف کا ترجمہ اور شرح کا جماعت احمدیہ کی طرف سے مکمل طور پر شائع ہونا ضروری ہے تا وہ علم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ہمیں حاصل ہوا ہے اسے جلد از جلد دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکے۔ لیکن باقی اجزاء کی طباعت کا کام احباب کے تعاون کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب تک تیسرے حصہ پر خرچ شدہ سرمایہ واپس نہ ہو کام میں آسانی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس لئے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ تیسرے حصہ کو جلد از جلد خرید کر شکریہ کا موقع دیں تا بقیہ حصص بھی دوستوں کے ہاتھ تک پہنچ سکیں۔

خاکسار ابوالمنیر نور الحق مینجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین۔ ربوہ

مسٹر گبن نااہل قرار دیئے گئے

لاہور ۱۷ رجون مرکزی حکومت نے مرکزی ریڈ ٹریبونل کی رپورٹ کی بنا پر قومی پارلیمنٹ کے سابق ڈپٹی سپیکر کو چھ سال تک نااہل قرار دیدیا ہے۔ وہ اس مدت میں کسی انتخابی ادارے کی رکنیت کے لئے امیدوار کھڑے نہیں ہو سکیں گے۔ حکومت کی طرف سے مسٹر گبن کو یہ ہدایت بھی کی گئی ہے کہ وہ دو ہفتے کے اندر اندر سرکاری خزانے میں ۱۰۵۲۴ روپیہ اور پانچ سو پونڈ جمع کرائیں۔ یہ وہ رقوم ہیں جو مسٹر گبن نے ناجائز طور پر وصول کی تھیں۔